اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے خلاف مغرب کی ہرزہ سرائی

اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوفزدہ مغرب اب اوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آیا ہے۔ بوکھلاہٹ میں ایسی ایسی سنگین حماقتیں کر رہا ہے کہ اب ان کا سنجیدہ طبقہ بھی انہیں ملامت کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف گستاخانہ خاکوں کی دھول ابھی کم نہ ہوئی تھی کہ ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ مسٹر گریٹ ولڈر نے ''فتنہ'' کے نام سے ایک دستاویزی فلم تیار کی ہے۔ جس میں قرآن حکیم کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ یہ کتاب دراصل مسلمانوں کو فتنہ وفساد پر ابھارتی ہے (نعوذ باللہ)۔ اور اس کی وجہ سے آج مسلمان قتل وغارت گری میں مصروف ہیں۔ فلم بنانے والے اس نامراد اور ناہنجار نے یقینی طور پر قرآن حکیم کا مطالعہ نہیں کیا اور نہ ہی اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی' بلکہ تعصب کی آگ میں جلتے ہوئے اس بدقماش نے صرف اپنی نفرت کے اظہار کے لیے یہ انتہائی قدم اٹھایا۔ اپنی اس کرتوت پر جہاں وہ خود نفرت کی علامت بنا' خود مغرب نے بھی اس کو لعن طعن کی ہے۔

قرآن حکیم کے خلاف ایسی مکروہ سازش کرنے والے شاید اپنی شرمناک' خوفناک اور خون آلود تاریخ کو بھول گئے۔ ان کے پیشرو جس درندگی اور سفاکی کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں' انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ انسانیت کا قتل عام کرنے والے اور آدمیت کے خون سے دریاؤں کو سرخ کرنے والے کس منہ سے اسلام کے خلاف بات کرتے ہیں......؟

اسلام کی درخشندہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمانوں نے اپنے کسی بھی دور میں کسی بھی مقام پر ظلم وزیادتی نہیں کی اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہایا' نہ عزت وآبرو پامال ہوئی اور نہ ہی کسی کا مال ضائع ہوا۔ عساکر اسلام کے قائدین اس بات پر خصوصی نظر رکھتے تھے اور طبل جنگ بجنے سے پہلے اپنے خطبوں میں یہ اظہار کرتے تھے کہ ہم قتل وغارت کرنے نہیں آئے۔ ہمارا مشن اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔ لہٰذا کسی سپاہی کو یہ اجازت نہیں کہ وہ بوڑھوں'

بچوں اور عورتوں اور بیماروں' معذوروں کو قتل کرے۔ لیکن اس کے مقابلے میں مغربی تہذیب پر فخر کرنے والے اور انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار ذرا اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ان کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے' جو قتل وغارت' عصمت دری' ظلم وستم اور انسانیت کی تذلیل سے بھرپور ہے۔ اس کا ایک ایک ورق خون آشام کرداروں سے عبارت ہے۔

ماضی بعید میں جانے کی ضرورت نہیں' بلکہ گذشتہ ایک صدی کا مختصر جائزہ لیجیے کہ مغربی ممالک نے دنیا کے امن کو کیسے تہہ وبالا کیا۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں کوئی اسلامی ملک شامل نہ تھا۔ تمام مغربی ممالک آپس میں دست وگریباں تھے۔ جس میں برطانیہ' جرمنی' اٹلی' فرانس' ہالینڈ' امریکہ اور جاپان شامل ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ۹۹ لاکھ ۶۰ ہزار فوجی قتل ہوئے۔ دو کروڑ سے زائد زخمی ہوئے۔ اسی طرح فروری ۱۹۴۵ء میں اتحادی فوجیوں نے جرمن کے ایک شہر ''ڈریسڈن'' میں بمباری کر کے ۳۵ ہزار افراد کو موت کے منہ میں دھکیل دیا اور انسانیت کی بربادی کی بدترین مثال جاپان کے شہر ہیروشیما پر امریکہ کی طرف سے ایٹم بم گرائے جانے سے سامنے آئی۔ جس میں ۲ لاکھ ۱۴ ہزار افراد لمحوں میں بھسم ہوئے اور لاتعداد اپاہج ہو گئے۔

مغربی درندوں کا یہ خوفناک کھیل اب بھی جاری ہے۔ دوسرے ممالک کے قدرتی وسائل پر قبضہ کے لیے کیسے کیسے بہانے تراشے جاتے ہیں۔ عراق پر غاصبانہ قبضے کو پانچ سال ہو چکے ہیں اور اب تک ۱۰ لاکھ افراد امریکیوں اور اتحادی فوجیوں کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں اور عورتوں کی بے حرمتی کے لاتعداد واقعات آئے روز منظر عام پر آتے ہیں۔ افغانستان کے نہتے عوام پر کروز میزائل اور کٹر بموں سے جس طرح وحشیانہ حملہ کیا گیا اور تورا بورا میں بدترین قتل عام ہوا' کہ پوری انسانیت کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی لاتعداد کربناک اور رُلا دینے والی داستانیں ہیں جو خود مغربی مورخوں نے ذکر کی ہیں۔ کیا ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ کوئی ایسی مثال تاریخ اسلام سے پیش کر سکتے ہیں جس میں مسلمانوں نے قتل عام کیا ہو۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۳ سالہ مدنی زندگی میں جتنے بھی غزوات ہوئے اس میں مسلمان شہداء سمیت جو مخالف قتل ہوئے ان کی تعداد صرف ۱۰۱۸ ہے۔ **ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔**

واقعہ یہ ہے کہ آج حقیقت خرافات میں کھو گئی۔ حق اپنی صداقت کے باوجود پسپائی اختیار کیے ہوئے ہے۔ جبکہ باطل اپنی کذب بیانی اور چرب لسانی کے ساتھ چھایا ہوا ہے اور پوری ڈھٹائی سے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں اپنے وسائل جھونک رہا ہے۔ مغرب کے تمام ذرائع ابلاغ کا ایک مشترکہ ایجنڈا ہے کہ بات بات پر مسلمانوں اور ان کی برگزیدہ ہستیوں کو بدنام کرو اور ان کی مقدس کتاب سے لوگوں کو متنفر کرو۔

ستم ظریفی ملاحظہ کیجیے کہ اگر مسلمان اپنے حقوق اور آزادی کے لیے آواز بلند کریں تو دہشت گرد قرار پائیں اور اگر مشرقی تیمور میں عیسائی قتل عام بھی کریں تو یہ ان کی مقدس تحریک آزادی ہے اور مشرق و مغرب سے تمام عیسائی ان کی مدد کو پہنچ جاتے ہیں۔ یہ دوغلہ پن اور منافقانہ رویہ ہی مغرب کو برہنہ کرنے کے لیے کافی ہے۔

ہم اسلامی سربراہی کانفرنس، رابطہ عالم الاسلامی اور مسلمان سربراہان سے بجاطور پر یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنا کلیدی کردار ادا کریں اور مزید وقت کا انتظار نہ کریں۔ ایسا مشترکہ قدم اٹھائیں کہ پھر کبھی کسی بدکردار اور درندے کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ اسلام، مسلمانوں، مقدس کتاب اور برگزیدہ ہستیوں کے خلاف ہرزہ سرائی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت کے ساتھ دینی غیرت اور اسلامی حمیت عطا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کی کوشش

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی تکریم سے نوازا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے ﴿ولقد کرمنا بنی آدم﴾ (سورۃ الاسراء) ''ہم نے بنی آدم کو باعزت بنایا۔'' اس عزت وتوقیر کی بنیاد اور اساس عزت و آبرو اور جان کی حفاظت ہے۔ شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے بھی ایک انسانی جان کا تحفظ ہے۔ قانون جرم وسزا اور اس کے نفاذ کا اولین مقصد بھی جان کی حفاظت کے ساتھ عدل وانصاف کی فراہمی ہے۔

انسان کا ناحق قتل بہت بڑا جرم ہے۔ قرآن حکیم میں اس کی سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاء ه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعدله عذابا عظيما﴾ (النساء:۹۳)

جو شخص جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے گا، اس کی سزا جہنم ہوگی اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور اللہ اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔

جان اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت ہے اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے اس نعمت سے محروم کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی شدید الفاظ میں مذمت فرمائی۔ لزوال الدنيا أهون عندالله من قتل مسلم بغير حق۔